کونٹیسٹ: دہشت گردی سے نمٹنے کے لیئے یوکے کی حکمت عملی

جولائی 2011

انتظامی خلاصہ

1.01 یہ یوکے کی دہشت گردی مخالف حکمت عملی، کونٹیسٹ، کا شائع ہونے والا تیسرا بیان ہے۔ یہ نئی حکمت عملی دہشت گردی کی بدلتی ہوئی صورت حال کی عکّاس ہے اوراس کے خلاف جنگ کی جدید حکومتی پالیسیوں کی حامل ہے۔

1.02 **کونٹیسٹ** کا مقصد ہے کہ اندرون ملک اور بیرون ملک بھی یوکے کے مفادات کودرپیش دہشت گردی کا خطرہ کم کیا جائے، تاکہ لوگ آزادی اور اعتماد کے ساتھ زندگی بسرکرسکیں۔

حکمت عملی کا سیاق و سباق

1.03 گذشتہ سال، دنیا بھرمیں 10،000 لوگ دہشت گردوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ لیکن بین الاقوامی قانونی ادارے فوجی شراکت میں ہمیں درپیش ان خطرات میں تبدیلی لا رہے ہیں۔

1.04 القاعدہ کی قیادت 9/11 کے بعد کبھی اتنے کمزورہاتھوں میں نہیں رہی جتنی آج ہے۔ شمالی افریقہ اورمشرق وسطی کی حالیہ سیاسی تبدیلیوں میں اس نے کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ اس کا نظریہ خاصہ غیرمقبول ہوچکا ہے اور اسے اپنے کسی بھی مقصد کوحاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ مستقل بین الاقوامی دباؤ اس کی صلاحیّت کومزید گھٹا سکتا ہے۔ مگر القاعدہ اب بھی ہماری سلامتی کے لیئے ایک خطرہ ہے؛ اور القاعدہ سے وابستہ گروہ – خصوصاً" یمن اورصومالیہ میں – پچھلے دوسالوں میں اپنے طور پر خاصہ خطرہ بن کرابھرے ہیں۔

1.05 دہشت گردی کے حملوں کی بہت کم تعداد ایسی ہے جن کے لیئےالقاعدہ ذمّہ دار ہے۔ متعدّد ایسےگروہ ، جو القاعدہ سے الگ مگر اس کے مقاصد کے حامی ہیں، ابھرتے رہتے ہیں اور دنیا بھرمیں حملے کرتے رہتے ہیں۔

1.06 ہماری رائے میں چارعوامل ایسے ہیں جن کی بنا پر دہشت گرد گروہ پھلتے پھولتے رہیں گے:
تصادم اورعدم استحکام، جدید ٹیکنولوجی کے پہلو، نفوذ پذیرنظریہ وسیع نظریات، اورانتہا پسندی۔

1.07 ہمیں یہاں درپیش خطرات عالمی رجحانات کے عکّاس ہیں۔ القاعدہ، اس سے وابستہ گروہ، دیگردہشت گرد گروہ اور انفرادی دہشت گرد، سب اس ملک میں ہاتھ دکھانے کی کوشش کرچکے ہیں۔ کچھ کے ممکنہ حملوں کوہم ناکام بنا چکے ہیں۔ کچھ نے دوسرے ممالک میں حملے کرنے، پروپیگینڈا پھیلانے اورچندہ اکٹّھا کرنے کے لیئے لوگوں کوبھرتی کیا ہے۔

1.08 یوکے میں بین الاقوامی دہشت گردی سے درپیش خطرات کی سطح بہت عرصے سے **شدید** رہی ہے، یعنی ہمارے اندازے کے مطابق دہشت گرد حملہ 'ازحد ممکن' ہے۔ خطرے کی سطح JTAC خود مختارانہ طورپرمقرّرکرتے ہیں۔

1.09 اس تمام عرصے میں یوکے کوغالب خطرہ ان دہشت گرد گروہوں سے رہا ہے جن کی جڑیں پاکستان میں ہیں۔ برطانوی شہری (سینکڑوں دیگریوروپین باشندوں کے ساتھ) پاکستان میں فعّال یا زیرتربیّت ہیں اور کچھ افغانستان جانے کوتیّار ہیں۔ لیکن، گذشتہ بارہ ماہ کے دوران، یوکے کے مفادات کو دہشت گردی کا خطرہ یمن اورصومالیہ کی طرف سے بہت بڑھ گیا ہے۔ دہشت گردی سے متعلّق سرگرمی میں حصّہ لینے کے لیئے بھی یوکے سے لوگ ان ممالک کا سفراختیارکررہے ہیں؛ ان میں سے کچھ دہشت گردی کی منصوبہ بندی اورعملدرآمد کی غرض سے واپس یوکے آ رہے ہیں۔

1.10 پچھلے دو سالوں میں ناردرن آئرلینڈ سے متعلّق دہشت گردی (NIRT) کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے: 2010 کے دوران ناردرن آئرلینڈ میں 40 دہشت گرد حملے ہوئے اور30 جون 2011 تک وہاں 16 دہشت گرد حملے ہوچکے ہیں[1]۔ NIRT کی طرف سے برطانیہ عظمی کو خطرہ بڑھ گیا ہے۔

1.11 یوکے میں جنوری 2009 اوردسمبر2010 کے درمیانی عرصے میں دہشت گردی سے متعلّق سرگرمی کی پاداش میں 600 سے زائد افراد گرفتار ہوئے[2]۔ یہ تعداد تمام یورپی ممالک میں سب سے زیادہ ہے۔ دہشت گردی سے متعلّق جرائم میں 67 افراد پرمقدّمہ چلایا گیا اور58 کوسزا ہوئی۔

---

[1] 30 جون 2011 تک کے اعداد وشمارناردرن آئرلینڈآفس نے مہیّا کئے ہیں۔

[2] ان اعدادوشمارمیں ناردرن آئرلینڈ دہشتگردی سے متعلّق وہ گرفتاریاں بھی شامل ہیں جوجمہوریہ آئرلینڈ میں ہوئیں۔

ہمارا ردعمل

1.12 ہماری دہشتگردی مخالف حکمت عملی کی بنیاد چارقسم کے کاموں پررہےگی اورہرایک میں متعدّد کلیدی اہداف ہوں گے

- تعاقب: دہشت گرد حملے روکنے کے لیۓ؛
- پیش بندی: لوگوں کو دہشت گرد بننے یا دہشتگردی میں اعانت کرنے سے روکنے کے لیۓ؛
- حفاظت: دہشت گرد حملے سے ہماری حفاظت مضبوط کرنے کے لیۓ؛
- تیّاری: دہشت گرد حملے کے اثرات کوکم کرنے کے لیۓ۔

1.13 سٹریٹیجک ڈیفینس اینڈ سیکیورٹی ریویو (SDSR) نے عدم استحکام کی بنیادی وجوہ کو دورکرنے کی ضرورت پرزوردیا ہے۔ کونٹیکسٹ اسی طریق کارکی عکّاس ہے۔ دہشت گردی کے معاملے میں ہمیں حملوں کے فوری خطرے کے علاوہ ان دوررس عوامل سے بھی نمٹنے کی ضرورت ہے جو دہشت گرد گروہوں کوبڑھنے اورپھلنے پھولنے میں معاون ہوتے ہیں۔ ان میں چند عوامل ایسے ہیں جودہشت گرد مخالف حکمت عملی سے قابو میں نہیں آتے اورحکومت کی وسیع ترترجیحات میں شامل ہیں۔ اس لیۓ **کونٹیسٹ** اوردیگرحکومتی پروگراموں کے درمیان رابطہ لازمی ہے۔ دوسرے ممالک کے ساتھ قریبی طورپرکام کرنا بھی ہماری ترجیح رہے گی۔

1.14 **کونٹیسٹ** ہماری بنیادی اقدارکی عکّاس ہوگی اور، بالخصوص، نہ صرف ہمارا اس ملک کے لوگوں اورسمندرپاراپنے مفادات کی حفاظت کا ارادہ بلکہ یہ کام یوں کرنا کہ انسانی حقوق اورقانون کی حکمرانی کے بارے میں ہمارے روّیے کو استقلال اوراضافہ ملے۔ ہماری حکمت عملی ہمیں پیش آمدہ خطرات کے تناسب میں ہو گی اورہماری سرگرمیاں ان خطرات سے نبردآزما ہونے تک ہی محدود رہیں گی۔ اور یہ شفّاف ہو گی: جہاں ممکن ہوا ہم اپنی قومی سلامتی کومدّ نظر رکھتے ہوۓ زیادہ معلومات مہیّا کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ لوگ پالیسی اوراخراجاتی فیصلوں کے لیۓ حکومت سے جواب طلب کرسکیں۔

1.15 ہم جانتے ہیں کہ بین الاقوامی اتحاد کارسے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اورآئندہ بھی ہوتی رہے گی۔

تعاقب

1.16 **تعاقب** کا مقصد اس ملک میں اورہمارے بیرون ملک مفادات کے خلاف دہشت گرد حملے روکنا ہے۔ یعنی بالکل شروعات ہی میں خطرات کا پتہ لگانا اورتفتیش کرنا، لوگوں کے لیۓ خطرہ بننےسے پہلے ہی دہشت گرد سرگرمی کو روکنا اور، جہاں ممکن ہو، ماخوذ افراد پرمقدّمہ قائم کرنا۔

1.17 2011 – 2015 میں ہم چاہتے ہیں ہے کہ:

- اپنی دہشت گردی مخالف قوّت کا جائزہ لیتے رہیں اور اسے یقینی طور پرموٴثراورمتناسب رکھیں۔
- دہشت گردی سے متعلّق جرائم کے مرتکب لوگوں پر مقدّمہ کرنے کی اپنی صلاحیّت کوبڑھائیں۔
- دہشت گردی کے خطرات کوکھوجنے،انکی تفتیش کرنے اورٹالنے کے اپنی صلاحیّت کوبڑھائیں۔
- یقینی بنائیں کہ اس ملک کی عدالتی کارروائی خفیہ اورحسّاس مواد سےعدل اورقومی سلامتی کے پیش نظربہترطور نمٹ سکتی ہے: اور
- دوسرے ممالک اور ہمہ جہت اداروں کے ساتھ مل کر کام کریں تا کہ خطرات سے ان کے منبع پر ہی بہتر طور پر نمٹ سکیں۔

1.18 ہم نے پیش نظرکام کا آغاز یوں کیا ہے کہ پہلے حالیہ سالوں میں استعمال ہونے والی انتہائی متنازع دہشت گردی مخالف اور سلامتی قوّتوں کا ازسرنوجائزہ لیں۔ ہم نے معنی خیزتبدیلیاں کی ہیں – راستے میں روک کر تلاشی لینے کے اختیارات میں اصلاح کرنا؛ دہشت گردی کے مشتبہ کوفرد جرم عائد کیۓ بغیرحراست میں رکھنے کی مدّت کو گھٹا کر14 دن کرنا؛ اورکنٹرول آرڈر کی جگہ ایک پورا پیکج لانا بشموّل 'ٹیررازم پریوینشن اورانویسٹیگیشن میژرز' جس سے نہ صرف سلامتی ملتی ہے بلکہ مقدّمے کے لیۓ ثبوت بھی اکٹھّا کیۓ جا سکتے ہیں۔ یہ کام جاری رہے گا۔

1.19 ہمیں تشویش ہے کہ اس ملک میں ہم جتنے افراد کو دہشت گردی میں سزا دلوانے میں کامیاب ہوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ لوگ دہشت گرد سرگرمیوں میں ملوّث پائے جاتے ہیں۔ اس لیئے استغاثوں کی تعداد کومزید بڑھانا بدستورہماری اعلی ترجیح ہے۔ ہم اب بھی سوچ رہے ہیں کہ راہ میں روکنے کوممکنہ ثبوت کے طورپراستعمال کریں۔ لیکن اب ہم کچھ اورذرائع اختیار کرنے پربھی غورکریں گے۔

1.20 ہمارا خیال ہے کہ پولیس، سیکیورٹی اورانٹیلیجینس اداروں کے مابین قریبی رابطہ کامیاب دہشت گردی مخالف کارروائی کی بنیاد ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس سلسلے میں موجودہ صورت حال کوبرقراررکھا جائے۔ تاہم پولیس کاؤنٹرٹیررازم نیٹ ورک کی کارکردگی بڑھانے کے لیئے اس میں چند تبدیلیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ اورہم ان نئے انتظامات پربھی نظررکھے ہوئے ہیں جو سیکیورٹی اورانٹیلیجینس اداروں نے گذشتہ سال کیئے تھے تا کہ اندرون و بیرون ملک درپیش خطرات کی مشترکہ تفتیش بہترہوجائے۔ ہمیں تشویش ہے کہ کسی حد تک ٹیکنولوجی کی وجہ سے ہماری دہشت گردی سے متعلق خفیہ معلومات حاصل کرنے کی صلاحیّت کم ہو رہی ہے؛ ہم نے تہیّہ کررکھّا ہے کہ آئندہ قانون سازی میں اس کا ازالہ کردیں۔

1.21 ہم سمجھتے ہیں کہ اصولی طورپر دہشت گردی سے متعلق سرگرمی میں ملوّث غیرملکی شہریوں کوملک بدرکردینا چاہیّے اگران کویہاں سزا نہ دی جا سکے یا وہ اپنی سزا کاٹ چکے ہوں۔ تاہم، انسانی حقوق کے بارے میں ہمارے فرائض کے پیش نظر، ہم صرف ان ہی افراد کو ملک بدر کریں گے جنہیں اپنے وطن واپسی پربد سلوکی کا خطرہ نہ ہو۔ اس سلسلے میں ہم متعلقہ حکومتوں سے یقین دہانی لیتے رہیں گے تاکہ مستقبل میں دہشت گردی میں ملوّث مزید مشتبہوں کو ملک بدر کرنے میں آسانی ہو۔

1.22 بیرون ملک ہمارے دہشت گردی مخالف کام کا زیادہ ترمقصد، جیسا کہ اس ملک میں ہے، یہ ہونا چاہیّے کہ دہشت گردی کی منصوبہ بندی میں ملوّث افراد کوگرفتارکر کے ان پر مقدّمہ چلایا جائے۔ لیکن قانونی مسائل کی وجہ سے بیرون ملک کارروائی خاصی پیچیدہ ہوتی ہے۔ کچھ ممالک میں تو شاذ ونادر ہی دہشت گردوں پر مقدّمہ چلتا ہے یا انہیں سزا ہوتی ہے۔ کچھ سالوں سے بیرون ملک دہشت گردی مخالف کارروائی کے بعد گرفتار شدہ افراد کے ساتھ سلوک کافی تشویش کا باعث رہا ہے۔ ان کی حراست اوران کے ساتھ مبیّنہ بد سلوکی کے معاملات میں یوکے کی شمولیّت پربھی توجّہ دی گئی ہے۔ ہم نے ابھی سے تہیّہ کررکّھا ہے کہ بد سلوکی میں یوکے کی شمولیّت کے الزامات کی تحقیق کرائی جائے۔ ہم نے ان مسائل پرانٹیلیجینس افسران اورعملے کے لیئے ہدایات بھی شائع کی ہیں۔

1.23 دہشت گردی کے خلاف کامیابی کی بنیاد بین الاقوامی معاونت پرہے۔ ہم بیرون ملک دہشتگردوں کی تفتیش اوران پرمقدّمات چلانے کی صلاحیّت بڑھانےکے لیئے کلیدی شریک کار تلاش کرتے رہیں گے۔

1.24 **تعاقب** میں کامیابی کا مطلب ہو گا کہ:

- اس ملک میں، ہم دہشت گردی سے متعلق سرگرمی کوروک سکتے ہوں اورذمّہ دار افراد پر مقدّمہ چلایا جا سکے یا انہیں ملک بدرکیا جا سکے؛
- بیرون ملک، ہم نے القاعدہ، ان کے ساتھیوں اوردیگر دہشت گرد تنظیموں کی طرف سے خطرہ مزید کم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے اوراس ملک کے خلاف ہونے والے حملوں کو روکا ہے؛ اور
- ہمارا دہشت گردی مخالف کام موثر، مناسب اورانسانی حقوق سے وابستہ ہمارے فرائض کے مطابق ہے۔

پیش بندی

1.25 جون 2011 میں حکومت نے **پیش بندی** سے متعلق حالیہ کام کا جائزہ اوراگلے چارسالوں کے لیئے حکمت عملی شائع کیئے ہیں۔ **کونٹیسٹ** کا یہ حصّہ ہماری اختتامی آراء کا عکّاس ہے۔

1.26 ہم **تعاقب** کو **کونٹیسٹ** کا ایک کلیدی حصّہ سمجھتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ خطرات کا ازالہ محض مزید گرفتاریوں اورمقدّمات سے ممکن نہیں ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ دنیا بھر میں ہمارے کلیدی شرکائے کارکی رائے بھی

یہی ہے اور **تعاقب** کو دہشت گردی مخالف حکمت عملی کے دیگرحصّوں کی طرح ہی بین الاقوامی ہونا چاہئیے۔ مگرہم **تعاقب** کو مزید موثربنانا چاہتے ہیں۔ اوراس کا دائرہ اورارتکازدونوں کو بالخصوص بدلنا چاہتے ہیں۔

1.27 مجموعی طورپر**کونٹیسٹ** کی طرح اب **تعاقب** بھی دہشت گردی کی تمام شکلوں میں انتہا پسندی کا سامنا کرے گا۔ ہم اپنی ترجیحات کو پیش آمدہ خطرات کے مطابق رکھّیں گے اوراس وقت ہماری سلامتی کو سب سے بڑا خطرہ القاعدہ اور اسی طرز کی دیگرتنظیموں کی طرف سے دہشت گردی ہے۔ ہمارا خیال ہے کا اب تک **پیش بندی** کے کام سے واضح طورپر یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ کچھ دہشت گرد نظریات کس طرح ان انتہا پسند خیالات سے متاّثراور ان پرعمل پیرا ہوجاتےہیں جونظربظاہرغیرمتشدّد تنظیمیں، قانون کے دائرے کے اندررہتے ہوئے، پیش کرتی اورپھیلاتی ہیں۔ ہم قانون تبدیل نہیں کریں گے – ہم بدستوراظہار رائے کی آزادی کے حامی رہیں گے جسے کچھ شدّت پسند برباد کرنے پرتل جاتے ہیں۔ مگرانتہا پسندی سے بچنے کا یقینی مطلب ان انتہا پسند خیالات سے لڑنا ہےجودہشت گردی کو ہوا دیتے ہیں۔ اس لڑائی کا ایک مطلب یہ یقینی بنانا ہے کہ انتہا پسند خیالات پربھی بحث ہو سکتی ہے۔ لیکن جب باہر سے لوگ اس ملک میں انتہا پسند اور دہشت گرد گروہوں کا ساتھ دینے کے ارادے سے آنا چاہیں توہم ہوم سیکریٹری کے ملک بدری کے اختیارات کوبھی استعمال کریں گے۔

1.28 پیش بندی کے دائرۂ کارکووسیع کرچکنے کے بعد ہم اس کا ارتکازبھی محدود کرنا چاہتے ہیں۔ **تعاقب** کا انحصارایک کامیاب ادغامی حکمت عملی پرہے، جومشترک اقداراوربنیاد کا قوی تراحساس پیدا کرے اورجوتمام کمیونٹیوں میں آزادانہ میل جول اورسماجی نقل وحرکت بھی مہیّا کرے۔ لیکن محض ادغام سے تعاقب کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ اورتعاقب کو – ماضی کے برعکس – ادغامی پروگراموں کی مالیات پرکنٹرول ہرگزنہیں کرنا چاہئیے جن کا مقصد سیکیورٹی اوردہشت گردی کی مخالفت سے کہیں آگے ہے۔ حکومت اپنے ادغامی کام پر سیکیورٹی کوچھانے نہیں دے گی: یہ نہ تومؤثرہوگا، نہ متناسب اورنہ ہی ضروری۔

1.29 ہمارے مقاصد یہ ہوں گے:

- دہشت گردی کے نظریاتی چیلنج اور اس کا پرچار کرنے والوں کی طرف سے ہمیں درپیش خطرات کا جواب دینا؛
- لوگوں کو دہشت گردی کی گود میں گرنے سے بچانا اورانہیں یقینی طورپرمناسب مشورہ اور مدد دینا؛ اور
- متعدّد شعبوں کے ساتھ کام کرنا (بشموّل تعلیم، عدل برائے جرائم، مذہب، خیراتی ادارے، انٹرنیٹ اورصحت) جہاں انتہا پسندی کے قابل توجّہ خطرات موجود ہوں۔

1.30 **تعاقب** کے سارے کاموں میں ہم نگرانی اورتعیّن بڑھا دیں گے۔ عمومی طورپر دہشت گردی سے لڑائی پرہونے والے اخراجات کا صلہ ملنا ہی چاہئیے۔ بالخصوص **تعاقب** کو ایسے کاموں پرقومی دولت ضائع نہیں کرنا چاہئیے جواس کے مقاصد سے متعلق نہ ہوں۔ نہ ہی ہم انتہا پسند گروہوں کے کام اورمالیات میں معاون ہوں گے؛ ہم جن کی اعانت کریں گے ان کے استحقاق کی خوب چھان بین کر لیں گے۔

1.31 **تعاقب** میں ہمارے سارے کاموں میں لازمی ہے کہ ہمارے مقاصد اورطریق کار واضح ہوں۔ اس ملک کی غالب اکثریت دہشت گردی سے اباء کرتی ہے اورکبھی اس کی حمایت نہیں کرے گی۔ نظریات کے خلاف تگ و دو کا مقصد اکثریتی رائے کو بدلنا نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ اسے تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ ہمارا مقصد لوگوں کی اس محدود تعداد تک پہنچنا ہے جو انتہا پسندی سے متاثر ہوسکتے ہیں۔ ہمیں لازما" لوگوں کومتحرّک اورباختیار کرنا ہو گا نہ کہ یہ ظاہرکرنا کہ انہیں ضرورت ہے کہ انتہا پسندی کوغلط سمجھیں۔

1.32 **پیش بندی** میں کامیابی کا مطلب ہے کہ:

- اس ملک میں ہر طرح کی دہشت گردی کے لیے اعانت میں کمی واقع ہوئی ہے اور ان ممالک میں بھی جن کی سلامتی ہماری سلامتی پرسب سے زیادہ اثرانداز ہوتی ہے۔
- ایسے انتہا پسندوں کے خلاف تگ و تاز زیادہ مؤثرہے جن کے خیالات دہشت گرد تنظیموں سے مشترک ہیں اورجن سے یہ تشدّد کا جواز لاتے ہیں؛ اور
- انٹرنیٹ پرفعّال انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کے لیئے زیادہ چیلنج اور تنہائی ہے ۔

حفاظت

1.33 **حفاظت** کا مقصد دہشت گرد حملےکے خلاف یوکے میں اوربیرون ملک ہمارے مفادات کے لیئے حصار مظبوط کرنا اورہماری غیرمحصونیت کوکم کرنا ہے۔ ہم اپنی ترجیحات ایک سالانہ نیشنل رسک ایسیسمنٹ کی روسے مقرّرکرتے ہیں، جس کا ایک بیان ہم شائع کرتے ہیں، جوہمیں درپیش خطرات کواور ہماری غیرمحصونیت کوجانچتا ہے۔

1.34 ہمارا خیال ہے کہ **حفاظت** سے متعلقہ پچھلے چند سالوں کے ہمارے کام میں خاطرخواہ پیشقدمی ہوئی ہے، بالخصوص کریٹیکل نیشنل انفراسٹرکچرحاصل کرنے میں، پرہجوم جگہوں کودرپیش خطرات کا اندازہ لگانے اور نمٹنے، اوراس خطرناک مواد کی حفاظت کرنے میں جو دہشت گرد ا پنےحملے میں استعمال کرتے ہیں۔

1.35 لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ہم سرحدوں کی حفاظت کے لیئے مزید ذرائع مختص کریں گے، آنے اورجانے والوں کی شناخت کی ٹیکنولوجی کے ساتھ ساتھ نفاذ قانون میں شراکت عمل کوبہترکریں گے۔ ہم نے نئی نیشنل کرائم ایجینسی میں ایک بارڈرکمانڈربنانے کا اعلان کر دیا ہے، جس کا مقصد ہے کہ سرحدوں پراس وقت مختلف اداوں کے تحت جومتعدّد کمانداریاں چل رہی ہیں ان کے مسائل حل کرے۔ اب تک ہم شہری ہوابازی کودرپیش حالیہ خطرات سے جدید سکیننگ ٹیکنولوجی کے ذریعے ، واچ لسٹنگ اور ایک نو- فلائی طریق کار سے، جس میں ان افراد کویوکے آنے یا جانے والے ہوائی جہازپرسوار ہونے سے روکا جاتا ہے، کواستعمال کرچکے ہیں۔ ہم سامان کو درپیش مسائل کا حل بھی تلاش کرنے میں مشغول ہیں۔

1.36 7 جولائی 2005 کولندن میں ہوئی بمباری کے بعد کی گئی تحقیقات کی رپورٹ ہمیں کورونر کی طرف سے مل چکی ہے۔ اس پر ہمارا جواب جلد ہی شائع ہوجائے گا؛ کورونرکی رپورٹ میں درج سفارشات وہی بات کرتے ہیں جو **تعاقب' حفاظت** اور **تیّاری** میں بھی ہے۔

1.37 2011 – 2015 میں ہمارے **حفاظت** کے اہداف یہ ہوں گے:

- یوکے سرحدوں کی سیکیوریٹی کو مضبوط کرنا؛
- نقل وحرکت کے نظام کی غیرمحصونیت گھٹانا؛
- یوکے کے انفراسٹرکچرکی برداشت بڑھانا؛ اور
- پرہجوم جگہوں حفاظتی انتظامات بہترکرنا۔

1.38 ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان ساری باتوں میں ہمارا **حفاظت** کا کام پیچیدہ ترہوتا جارہاہے۔ بہت سے حصّوں میں ہماری اپنی حفاظت کا انحصار تیسرے ممالک کے فعّال حفاظتی انتظامات پرہوتا ہے۔ شہری ہوا بازی کوتوبین الاقوامی انتظام کے تحت ہونا ہوگا ورنہ یہ کامیاب نہیں ہوگی؛ یوکے کی سرحدی حفاظت کا انحصاربین الاقوامی شراکت عملی پر ہے۔ اس کے علاوہ، ہم نجی اداروں سے قریبی تعلق پربھی انحصارکرتے ہیں، جوبہت سے انفراسٹرکچراورنظاموں کے مالک ہیں جن کی حفاظت مطلوب ہے۔ ہم درپیش خطرات کے بارے میں اپنی سمجھ کودوسروں سے بانٹنے میں امکانی حد تک شفاف رہیں گے اورجہاں ممکن ہوا سلامتی کے حل تلاش کرنے میں ہاتھ بٹائیں گے۔

1.39 **حفاظت** میں کامیابی کا مطلب ہوگا کہ:

- ہم جانتے ہیں کہ ہم پرکہاں اورکیسے دہشت گرد حملہ ہوسکتا ہے اورہم نے ان خطرات کوایک قابل قبول اورمتناسب سطح تک گرا لیا ہے؛
- ہم اپنی ترجیحات کونجی اداروں اورعالمی برادری کے ساتھ بانٹتے ہیں اور، جہاں ممکن ہو، ان کے حل کے لیئے مل کر کام کرتے ہیں؛ اور
- ہماری حفاظتی سیکیوریٹی میں رخنہ اوراخراجات ہمیں درپیش خطرات سے تناسب رکھتے ہیں۔

تیّاری

1.40 ہمارے **تیّاری** کے کام کا مقصد کسی ناگزیر دہشت گرد حملے کے اثرات کوہلکا کرنا ہے۔ اس میں حملے کواختتام تک پہنچانا اوراپنی برداشت کوبڑھانا شامل ہے تا کہ ہم اس کے نتائج سے چھٹکارا پائیں۔ ایک مؤثراورباصلاحیّت رد عمل جانیں بچاتا ہے، نقصان گھٹاتا ہے اوربازیابی میں مدد کرتا ہے۔

1.41 ہمارا خیال ہے کہ مشترکہ عملداری میں تمام خطروں اورمشکلات کے خلاف برداشت بڑھانا درست ہے۔ یہ 'عمومی' طریق کارذرائع کا بہترین استعمال ہوتا ہے اورغیرضروری تکرارسے بچاتا ہے۔ ثبوتوں سے اشارہ ملتا ہے کہ پچھلے چند سالوں میں برداشت کی عمومی صلاحیّت کچھ علاقوں میں مقامی سطح پربہتر ہوئی ہے لیکن ہمیں اپنے ردعمل کے بعض پہلوؤں کوبہتربنانا لازمی ہے، جن میں شہری ہنگامی صورت حال میں ایمرجنسی سروسزاورعوام کے درمیان خاص ربط وضبط شامل ہے۔ چند وسیع ترمسائل کا حل باقی ہے جن کا تعلق ایمرجنسی سروسزکے مابین 'آپسی عملداری' سے ہے۔ ہمیں یہ بھی تشویش ہے کہ ابھی تک ہمارے تمام ایمرجنسی رد عمل کے منصوبوں کی تسلّی بخش اورباقاعدہ جانچ نہیں ہوتی۔

1.42 7 جولائی 2005 کولندن میں ہوئی بمباری کے بعد کی کورونرکی رپورٹ نے حملوں کے ہنگامی جواب کے لیئے سات سفارشات کیں۔ ان کا تعلق ایمرجنسی سروسزکے مابین معلومات بانٹنے اورتربیّت برائے حادثات سے بھی ہے۔ ہمارا جواب انہی مسائل کے بارے میں ہو گا۔

1.43 اگرچہ برداشت کی عمومی صلاحیّت کسی دہشت گرد حملے کے جواب کے لیئے ٹھوس بنیاد فراہم کرتی ہے، ایسے دہشت گرد حملے بھی ہوتے ہیں جن کے لیئے خصوصی جواب درکار ہوتاہے۔ گذشتہ دو سالوں میں کافی ذرائع ایسے حملوں سے نمٹنے کے لیئے مختص کیئے گئے ہیں جیسا کہ 26 سے 29 نومبر2008 تک ممبئی میں ہوا۔ پولیس کے آتشیں ہتھیاروں کے ذرائع اورطریق کار میں اورمتعدد ایجینسیوں کے جواب میں وہ قابل ذکر تبدیلیاں کی گئی ہیں جوایسے واقعات میں ضروری ہیں۔ ہم یہ کام جاری رکھیں گے۔

1.44 ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ نیشنل رسک ایسیسمنٹ میں دیئے گئے دہشت گردی کے شدید ترین اثرکوزائل کرنے کے لیئے زیادہ کام کریں۔ اس میں ایسے حملے کا خطرہ بھی شامل ہے جس میں غیرروایتی ہتھیاراستعمال ہوں، بشمولؔ حیاتیاتی، شعاعی، کیمیائی یا حتّی کہ ایٹمی مواد کے۔ ہم بزورکہنا چاہتے ہیں کہ ایسے ہتھیاروں کےاستعمال کا احتمال کم ہے۔ لیکن ان کا اثر اتنا شدید ہوتا ہے کہ ہماری رائے میں ان کے لیئے لازما" تیّاررہنا چاہیّے۔ اس طریق کار کے دیگرپہلوؤں کی طرح یہ تیّاری جہاں ممکن ہوبیرون ملک ہمارے اتّحادیوں کی شراکت میں ہونا چاہیّے۔ اس سلسلے میں جواب تیّار کرنے میں کافی کام پہلے سے ہی ہوچکا ہے، بالخصوص پولیس میں۔

1.45 اس لیئے آئندہ چارسالوں میں ہم:

- جواب دہی اور مختلف النوع دہشت گرد حملوں اور دیگر شہری ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیئے عمومی صلاحیّت پیدا کرتے رہیں گے؛
- نیشنل رسک ایسیسمنٹ کے مطابق شدید ترین اثرات کے خطرے کے لیئے تیّاری بہترکریں گے۔
- دہشت گرد حملے کے دوران ایمرجنسی سروسزکے ایک ساتھ مل کرکام کرنے کی قابلیّت بڑھائیں گے؛ اور
- دہشت گرد حملوں کے لیئے معلومات اورروابط کی شراکت بڑھائیں گے۔

1.46 ہماری برداشت اورتیّاری کے لیئے جانچ اورمشق لازمی ہیں۔ ہمارا ایک پروگرام ہے نیشنل کاؤنٹرٹیررازم ایکسرسائز پروگرام ۔ ہم اسے جاری رکھیں گے اور وزراء اس میں حصہّ لیں گے۔ ہم ان مشقوں سے سبق حاصل کرنے پربہت زوردیں گے اور توقع کریں گے کہ شریک ایجینسیاں یہ کام جلدی اور مکمّل طورپرکریں۔ ہم ان کے کام پرنگاہ رکھّیں گے۔

1.47 **تیّاری** میں کامیابی کا مطلب ہوگا کہ:

- تمام شہری ہنگامی حالات کے نتائج کے لیئے ہماری منصوبہ بندی سے ہمیں جواب دہی اوراس ملک میں اکثراقسام کے دہشت گرد حملوں سے نبردآزما ہونے کی صلاحیّت ملتی ہے؛

- ہمارے پاس حسب ضرورت مستقلا" ہونے والے دہشت گرد حملوں سے نمٹنے کے لیئے اضافی صلاحیّت موجود ہے؛ اور
- ہمارے پاس شدید ترین اثرات کے خطرے کے لیئے اضافی صلاحیّت موجود ہے۔

لنڈن 2012 کے اولمپک اورپیرالمپک گیمز

1.48 لنڈن 2012 کے اولمپک اورپیرالمپک گیمزہماری تاریخ کی سب سے بڑی کھیلیں ہوں گی، جن میں 205 ملکوں سے 14،700کھلاڑی 30 جگھوں پرشامل ہوں گے۔ انہیں دیکھنے 10 ملین تماشائی آئیں گے۔ حکومت نے ذمّہ داری اٹھائی ہے کہ وہ ان کھیلوں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیئے ہرطرح کے مالی، منصوبہ بندی اورعملی اقدامات کرے گی۔

1.49 ان کھیلوں کوسب سے بڑا خطرہ دہشت گردی سے ہے۔ تجربے نے بتایا ہے کہ کھیلوں کےعالمی مقابلے دہشت گردوں کے لیئے بڑے اہم اورپرکشش مواقع ہوتے ہیں۔

1.50 ہم نے ان کھیلوں کے حفاظتی منصوبے کاتنقیحاتی جائزہ لیا ہے اورہمیں اطمئنان ہے کہ مناسب انتظامات کرلیئے گئے ہیں اورکیئے جارہے ہیں۔ ماضی میں یوکے میں بڑی بڑی تقریبات حفاظت اورسلامتی سے کی جاچکی ہیں۔ لنڈن 2012 کھیلوں کا محض حجم ہی پولیس اورسیکیوریٹی کے حوالے سےخاطرخواہ چیلنج پیش کرتا ہے۔

1.51 ہماری زیادہ ترتوجّہ ان کھیلوں کی حفاظتی حکمت عملی کو کامیاب بنانے اورضروری صلاحیّت کوقابل استعمال رکھنے پرمرکوزرہے گی، اوریہ بھی کہ ہمارے منصوبے ممکنہ خطروں کے لیئے کافی ہیں، اور حفاظت اورسلامتی کھیلوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ چلیں۔ ہم جانچ اورمشقوں، اور نیشنل کاؤنٹرٹیررازم ایکسرسائز پروگرام کے ساتھ چلیں گےجوپہلے ہی سے موجود ہے ۔

نفاذ

1.52 اس حصّے میں بیان کیا گیا ہے کہ ہم اس حکمت عملی کی جواب دہی کیسے یقینی بنائیں گے، اسے مؤثرانداز میں نافذ کیسے کریں گے اوراس کی کارکردگی پرکس طرح نظررکھّیں گے۔

1.53 نیشنل سیکیوریٹی کاؤنسل، وزیراعظم کی زیر صدارت، **کونٹیسٹ** پرنظر رکھّے گی اوراوراس کی کارکردگی پرباقاعدہ رپورٹیں لی گی۔ ہوم سیکریٹری بدستورداخلی دہشت گردی مخالف کام کے قائد وزیررہیں گے۔

1.54 اس ملک میں نفاذ کے لیئے قریبی شراکت عمل ونظر درکارہے۔ ہمیں توقع ہے کی شعبے، ایجینسیاں اورپولیس مشترکہ اہداف پانے کے لیئے ساتھ مل کرشفّافیّت اوراعتبارسے کام کریں۔ ان کو اسی نہج سے جانچا جائے گا۔ ہم نجی اداروں، رضا کار تنظیموں، کمیونٹی گروپوں اورعام لوگوں سے بات کرنا چاہیں گے۔ ہماری کامیابی کا انحصار حسب معمول اس پرہو گا کہ ہم ہمہ جہتی تنظیموں اوراپنے قریبی اتّحادیوں کے ساتھ بین الاقوامی سطح پرکس طرح معاملہ کرتے ہیں۔

1.55 **کونٹیسٹ** کی مدد کے لیئے ہم تمام حکومتی اداروں کی سائنس اورٹیکنولوجی کی نگرانی کے کام حسب سابق ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔ ہمارا آئندہ وہائٹ پیپربتائے گا کہ کس طرح دفاع اور سلامتی کی ٹیکنولوجی میں شریک عمل ہوں گے تا کہ یو کے قومی مفادات کو درپیش خطرات سے، بشمولّ دہشت گردی کے، کیسے بچا سکتے ہیں۔

1.56 سپینڈنگ ریویو2010 میں حکومت کے ہرشعبے کا بجٹ برائے 2011/12 سے 2014/15 تک دیا گیا ہے۔ ہر شعبے کودی جانے والی رقم SDSR میں اس کی ترجیحات کی آئینہ دار ہے۔ ہم نے رقم دی ہے تا کہ (جیسا کہ ہم نے اس حکمت عملی میں بتایا ہے) کچھ اداروں میں دہشت گردی مخالف صلاحیّت بڑھے، جبکہ پیسہ بیکار ضائع بھی نہ ہو۔

1.57 ہم **کونٹیسٹ** کی ترقی کا جائزہ چند معیاری اشارات کی مدد سے لیں گے، اورانفرادی پروگراموں کا عمیق تخمینہ لگائیں گے۔ اس کے ساتھ وسیع ترتحقیقی جانچ کریں گے، جولازمی ہے اگرہمیں نئے یا بدلتے ہوئے خطروں اورغیرمحصنیّت پرقابوپانا ہے۔ ہم نے تہیّہ کر رکھّا ہے کہ جب جب سلامتی اجازت دے گی ہم اعداد و شمارشائع کر یں گے۔ ہم اپنے دہشت گردی مخالف کام پرایک سالانہ رپورٹ شائع کریں گے۔

اختتامیہ

1.58 9/11 کے بعد سے بین الاقوامی دہشت گردی مخالف کام نے ہمیں درپیش خطرات کو کم کرنے میں خاصی پیش رفت کی ہے۔ القاعدہ دس برس پہلے کے مقابلے میں خاصی کمزور ہے۔ ہمارے اور ہمارے اتّحادیوں کے لیئے آئندہ چند مہینوں اور سالوں میں مزید پیش رفت کرنے کے قابل ذکرمواقع موجود ہیں۔

1.59 تاہم ہمیں احساس ہے کہ وسیع تر تناظر میں دہشت گردی کا خاصہ خطرہ اب بھی موجود ہے۔ ایجینسیاں اورپولیس اب بھی اس ملک میں دہشت گردی سے متعلق سرگرمیاں پکڑتی رہتی ہیں۔ دہشت گردی میں گرفتاریاں اورسزائیں اب بھی بہت زیادہ تعداد میں ہوتی ہیں۔

1.60 یہ مستقل خطرہ ہماری حکمت عملی میں نظرآتا ہے۔ ہم نےعہد کررکھّا ہے کہ ہم وہ صلاحیّتیں برقراررکھّیں گے جس سے ہمارا مقصد پورا ہوتا ہے - دہشت گردی کے خطرے سے یوکے اورہمارے بیرون ملک مفادات کومحفوظ رکھنا تا کہ لوگ آزادی اوراعتماد کے ساتھ زندگی بسرکریں۔

1.61 لیکن ہم نے یہ عزم بھی کر رکھّا ہے کہ ایسی حکمت عملی اپنائیں جو نہ صرف زیادہ مؤثرہو بلکہ زیادہ متناسب ہو، زیادہ مرکوزاوردرست ہو، جوقوّت کا استعمال دیکھ بھال کراحتیاط سے کم سے کم کرے۔ یہ مرکزی خیال اوریہ زبان – جواس ساری حکمت عملی میں عیاں ہے – تعاقب، پیش بندی اور حفاظت اور تیّاری میں اور اس کے اساسی اصولوں میں دکھائی دے رہے ہیں -

---